اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
JULY 2025
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 373
Regd. # MC-1177

كَشْفُ الْغُمَّةِ عَمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

بھلائی سے متعلق احادیث طیبہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے فرامین کا مجموعہ

بنام

# بھلائی کا مژدہ پانے والے

مرتب
معراج علی مرکزی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

كَشْفُ الْغُمَّةِ عَمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

بھلائی سے متعلق احادیث طیبہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے فرامین کا مجموعہ

بنام

# بھلائی کا مژدہ پانے والے


مرتب

معراج علی مرکزی



ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب ............ بھلائی کا مژدہ پانے والے

مرتب ............ مولانا معراج علی مرکزی

صفحات ............ 64

سن اشاعت ............ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/جولائی ۲۰۲۵ء

ناشر جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،

فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے

# فہرست


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | پیش لفظ | 6 |
| 2 | تقریظ جلیل | 9 |
| 3 | تقدیم | 11 |
| 4 | ابتدائیہ | 15 |
| 5 | اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے | 16 |
| 6 | دلوں میں نرمی پیدا کر دیتا ہے | 16 |
| 7 | سچا وزیر عطا کرتا ہے | 17 |
| 8 | دین کا فقیہ بناتا ہے | 18 |
| 9 | فقہا کی کثرت کر دیتا ہے | 19 |
| 10 | دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے | 20 |
| 11 | لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے | 22 |
| 12 | تقسیم کردہ رزق سے راضی کر دیتا ہے | 24 |
| 13 | مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے | 24 |
| 14 | نیک عمل کی توفیق دیتا ہے | 25 |
| 15 | موت سے پہلے فرشتہ مقرر کر دیتا ہے | 26 |
| 16 | ہدیہ بھیجتا ہے | 28 |
| 17 | دل کو دعا کی طرف مائل کر دیتا ہے | 29 |
| 18 | یاد دلانے والا وزیر عطا کرتا ہے | 30 |
| 19 | گناہ کی سزا جلد دے دیتا ہے | 30 |
| 20 | مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے | 31 |

| | | |
|---|---|---|
| 21 | دل کو غنی بنا دیتا ہے | 32 |
| 22 | دل کا قفل کھول دیتا ہے | 33 |
| 23 | مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے | 34 |
| 24 | دل میں پرہیزگاری ڈال دیتا ہے | 36 |
| 25 | خیر کا راستہ آسان کر دیتا ہے | 38 |
| 26 | معاش میں نرمی پیدا کر دیتا ہے | 40 |
| 27 | تین خصلتیں پیدا کر دیتا ہے | 40 |
| 28 | معاملات کو بُردباروں کے حوالے کر دیتا ہے | 41 |
| 29 | صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے | 42 |
| 30 | آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے | 43 |
| 31 | درستی عطا فرماتا ہے | 44 |
| 32 | دس خصلتیں عطا فرماتا ہے | 44 |
| 33 | بارش نازل کرتا ہے | 45 |
| 34 | عطیہ عطا فرماتا ہے | 45 |
| 35 | اخلاقِ حسنہ عطا فرماتا ہے | 46 |
| 36 | دل میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے | 46 |
| 37 | دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے | 47 |
| 38 | عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے | 48 |
| 39 | قول و فعل کی درستی عطا فرماتا ہے | 48 |
| 40 | اپنے ذکر کو محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے | 49 |
| 41 | صوفیاے کرام کے حوالے کر دیتا ہے | 49 |
| 42 | خاموشی عطا فرماتا ہے | 49 |

| | | |
|---|---|---|
| 43 | اہلِ بیت کی محبت عطا کرتا ہے | 50 |
| 44 | اطاعت وقناعت عطا کرتا ہے | 51 |
| 45 | نیک ساتھی عطا کردیتا ہے | 52 |
| 46 | اہلِ سنت کی صحبت عطا کرتا ہے | 52 |
| 47 | عبادت کے لیے فارغ کردیتا ہے | 53 |
| 48 | خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے | 54 |
| 49 | صالحین کی خدمت میں لگادیتا ہے | 54 |
| 50 | چار یار کی محبت عطا کرتا ہے | 55 |
| 51 | نفس کے عیوب سے باخبر کردیتا ہے | 55 |
| 52 | مؤدب بنادیتا ہے | 56 |
| 53 | زبان پر درود جاری کردیتا ہے | 56 |
| 54 | گناہ دشوار کردیتا ہے | 57 |
| 55 | لشکر ملائکہ سے امداد فرماتا ہے | 57 |
| 56 | خاتمہ | 58 |
| 57 | مصادر ومراجع | 59 |

# پیش لفظ

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلّم

اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمانا یقیناً ایک عظیم نعمت ہے اور ناقابل بیان سعادت ہے، کیونکہ جب ربّ کریم کسی بندے پر خیر کا دروازہ کھولتا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے، اچھے اَخلاق سے مزیّن کرتا ہے، دل میں نرمی پیدا کرتا ہے، دُعا کی لذت نصیب کرتا ہے، اور اُسے مخلوق میں محبوب بنا دیتا ہے۔ اُس کے دل میں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہلِ بیتِ اطہار، اور نیکیوں کی محبت، اور گناہوں سے نفرت ڈال دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّين"
(صحیح البخاری، 1/ 27، صحیح مسلم، 2/ 718)

یعنی، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

بلکہ بعض اوقات مصائب وآلام، امراض اور آزمائشیں بھی بندے کے حق میں خیر کا ذریعہ ہوتی ہیں بشرطیکہ وہ صبر ورضا کا دامن تھامے رکھے۔ جیسا کہ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ" (صحیح البخاری، 4/4)

یعنی، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

قرآنِ کریم میں فرمایا: "وَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ" (البقرۃ:216)

یعنی، اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو، حالانکہ وہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔

حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے واقعے میں بھی یہی حقیقت سامنے آتی ہے کہ بظاہر ناپسندیدہ واقعات کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور بندوں کے حق میں خیر پوشیدہ تھی۔

(دیکھیے الکہف: 79 تا 82)

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور مبارک ارشاد ہے: »عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ« (صحیح مسلم 4/2295)

یعنی، مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے! اس کا ہر حال اس کے لیے بھلائی کا ذریعہ ہے؛ اور یہ صرف اسی مومن کے لیے ہے، کہ اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، اور اگر مصیبت آئے تو صبر کرتا ہے تو وہ بھی اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ "كشفُ الغمّة عمن أراد الله به خيراً من هذه الأمّة" (اردو نام: بھلائی کا مژدہ پانے والے) حضرت مولانا معراج علی مرکزی صاحب حفظہ اللہ کی ترتیب ہے۔ اس میں وہ احادیث، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے اقوال یکجا کیے گئے ہیں جو اس بات کو اُجاگر کرتے ہیں کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کے لیے دینی خیر، صبر، فہم، محبتِ نیکی اور نفرتِ معصیت کا راستہ ہموار فرما دیتا ہے۔

یہ مجموعہ ان شاء اللہ عزوجل قاری کے دل میں اطمینان اور یقین پیدا کرے گا کہ اگر وہ اللہ سے جُڑا ہوا ہے اور دین کی طرف رجوع رکھتا ہے، تو یہ اس کے حق میں خیر کی علامت ہے، خواہ وہ خوشی کی حالت میں ہو یا کسی ابتلاء و آزمائش میں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اُن بندوں میں شامل فرمائے جن کے ساتھ اُس نے خیر کا ارادہ فرما دیا ہے، اور ہمیں وہ نظرِ بصیرت اور قلبِ سلیم عطا فرمائے جو ہر حال اور ہر لحظہ میں اللہ کی رضا کو پہچاننے والے ہوں۔

یہ رسالہ ادارہ جمعیت اشاعت اہلِ سنت پاکستان اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 373 کے تحت شائع کر رہا ہے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب، ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مُرتب، معاونین اور تمام اراکین جمعیت کی اس دینی کاوش

کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی خدمات میں برکت دے، اور اس تحریر کو تمام مسلمانوں کے لیے مفید بنائے، اور اپنی رحمت سے مجھ گناہگار کو بخشش و مغفرت سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الأمین صلّی اللہ علیہ وسلّم

# تقریظ جلیل

## خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ شہزاد عالم رضوی مصباحی

## استاذ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

## حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اللہ رب العزت خالق کائنات ومالک ارض وسما ہے، اُسی کا سب ہے، اُسی سے سب ہے، وہ بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔

جہاں وہ جبار وقہار ہے وہیں وہ رؤوف ورحیم اور عفو وغفور بھی ہے، اسی نے بندہ کو مکلف کیا، وہی بندہ کی صلاح وفلاح اور اُخروی کامیابی کے لیے توفیق خیر بھی عطا کرتا ہے، توفیق عطا کرنے سے مُراد بندہ کا بھلائی میں لگنا اور بُرائیوں سے صرفِ نظر کرنا ہے، اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ بندہ کو ہمیشہ اپنے رب سے توفیق خیر مانگنا چاہیے تاکہ اُس کی زندگی کے قیمتی لمحات رب تعالی کے حکم کی بجا آوری اور اُس کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی طاعت وفرماں برداری میں بسر ہوسکیں۔ قرآن وحدیث سے واقفیت رکھنے والا بخوبی جانتا ہے کہ فرموداتِ نبوی میں اہلِ ایمان کے مختلف افراد کے متعلق احادیث وارد ہیں مثلاً اخلاقِ حسنہ کی بابت دانائے غیوب رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ سَيِّئًا۔ یعنی یہ اخلاق بھی اللہ رب العزت کی جانب سے ہیں، رب قدیر جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے اچھے اخلاق سے بہرہ ور فرمادیتا ہے اور جسے بھلائی سے محروم رکھتا ہے اُسے اچھے اخلاق نصیب نہیں ہوتے۔ گوناگوں خیر سے ارادہ الٰہی کے متعلق ہونے پر متعدد احادیث وارد ہیں جو اہلِ ایمان کے لیے باعث برکت ومژدہ جاں فزا ہیں جن پر خاص

توجہ دے کر آخرت کو سرخرو اور جنتی عیش و آرام کے تئیں کوشاں رہنا ایک ہوش مند مومن کا وطیرہ ہے۔ میں مبارک باد پیش کرتا ہوں عزیز سعید مولانا معراج علی مرکزی سلّمہ المنان کو جنھوں نے" الدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ لِلْمُؤْمِنِ "[یعنی دین مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا نام ہے] پر کاربند ہوتے ہوئے" ارادہ الٰہی متعلق بخیر" والی احادیث مبارکہ کو بڑے عمدہ اور حسین پیرائے میں یکجا کیا ہے اور اس مجموعے کو" کَشْفُ الْغُمَّۃِ عَمَّنْ أَرَادَ اللہُ بِہٖ خَیْرًا مِّنْ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ " کے نام سے موسوم کیا ہے۔ موصوف نے متونِ حدیث کے گلہائے خوش رنگ کو اردو رنگ و روغن میں پیش کیا ہے تاکہ عشق و عرفان اور خیر کے متلاشی اس کی سکون بخش خوشبو سے اپنی مشامِ جاں کو معطر کر سکیں۔ رب تعالیٰ مرکزی صاحب کو مزید زورِ قلم عطا فرمائے اور جماعتِ اہل سنّت کا سچا پکا ترجمان بنائے، آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین۔

نیاز مند :

محمد شہزاد عالم رضوی

خادم مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

# تقدیم

## ازقلم۔۔۔حضرت علامہ محمد سلمان رضا خان حنفی قادری جامعی ازہری استاذ الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، ایودھیا (فیض آباد) یو پی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد ک یااللہ والصلاۃ والسلام علیہ یارسول اللہ

أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس عالم رنگ و بو کو اپنے فضل سے وجود بخشا، اور اس کو نوع بہ نوع مخلوق سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ اور حضرت انسان کو "اشرف المخلوقات" کے تاجِ رفعت سے سرفراز فرما کر اُس کی رہبری و رہنمائی کے لیے انبیاے کرام و مرسلین عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور سب سے اخیر میں ساری کائنات کے لیے اپنے محبوب اکرم، نورِ مجسم، شافع امم، خاتم پیغمبراں، نبی غیب داں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہادی و پیغام بر بنا کر ارسال فرمایا اور ساتھ ہی کتاب ہدایت بھی عطا فرمایا۔ جس میں خیر وشر، نور وظلمت، اور حق و باطل کے درمیان نہ صرف نشان امتیاز قائم فرمایا بلکہ ان کے فوائد ونقصانات اور نتائج وعواقب سے بھی انسان کو آگاہ فرما دیا۔ اب جو خیر کا راستہ اختیار کرے گا وہ دنیا و آخرت میں فوز وفلاح سے ہم کنار ہوگا اور جو شر کو چُنے گا وہ دونوں جہاں میں خائب وخاسر ہوگا۔

ربّ قدیر جلّ جلالہ وعمّ نوالہ قہار وجبّار بھی ہے اور ستّار وغفار بھی، اُس کی گرفت بھی سخت ہے، مگر عفوو درگزر کی بھی کوئی نہایت نہیں، وہ رحمٰن ورحیم ہے، اور اُس کی شانِ رافت ورحمت اُس کی صفت غیظ وغضب پر غالب ہے۔ اُس کی شان "فَعَالٌ

لِمَا یُرِیْدُ'' ہے۔اس کے ارادہ ومشیت میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔اُس کے کچھ ایسے خوش نصیب بندے بھی ہیں، جن کے ساتھ وہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اور اُنھیں اعمال حسنہ کے انجام دینے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔اس رسالہ **''بھلائی کا مژدہ پانے والے''** میں حضرت مولانا معراج علی مرکزی صاحب نے احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ اور بزرگان دین کے فرامین کی روشنی میں اُن حضرات کی نشان دہی کی ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا اردہ فرماتا ہے۔جس سے واضح ہوتا ہے کہ جب خداوندِ قدُّوس کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، تو اُسے:

(۱)......دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔اسلام وکفر، حق وباطل اور حلال وحرام کے مابین فرق وامتیاز پیدا کرنے کی صلاحیت مرحمت کردیتا ہے۔(۲)......اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین اور آراستہ کردیتا ہے۔(۳)......رقیق القلب اور نرم دل انسان بنادیتا ہے۔(۴)......لوگوں کا محبوبِ نظر بنادیتا ہے۔لوگ اُسے قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں۔(۵)......اعمال صالحہ کی توفیق سے نواز دیتا ہے۔جس کی بدولت اوامر پرعمل کرنا اور نواہی سے اجتناب واحتراز کرنا اُس کے لیے آسان اور سہل ہوجاتا ہے۔(۶)......سخاوت وفیاضی کا جذبہ عطا کردیتا ہے۔جس سے وہ حاجت مندوں کی امداد واعانت کرنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتا ہے۔(۷)......مرنے کے ایک سال پہلے ہی ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو اُسے خوش خبری اور بشارت دیتا ہے۔(۸)......مہمان کی میزبانی کا شرف عطا کرتا ہے جو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور میزبان اور اُس کے گھر والوں کی مغفرت کا سامان بنتا ہے۔(۹)......دعا کرنے کی توفیق عطا فرمادیتا ہے۔اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتا رہتا ہے۔(۱۰)......اُس کے گناہ کی سزا جلد دے دیتا ہے۔(۱۱)......

دل کا امیر بنا دیتا ہے اور مال و دولت کو اُس سے روک دیتا ہے۔ دولت وثروت کی حرص وطمع کو ختم کردیتا ہے۔(۱۲)......ایمان ویقین اور سچائی کی دولت سے مالا مال کردیتا ہے۔(۱۳)......مصیبت وپریشانی میں مبتلا کردیتا ہے تاکہ اُسے گناہ سے پاک کرکے اُس کے درجات کو بلند کردے۔(۱۴)......خیر کے راستہ پر چلنے کی سہولت عطا فرمادیتا ہے۔(۱۵)......کسبِ معاش کی راہ میں آسانی اور سہولت پیدا کردیتا ہے۔(۱۶)......صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سے نواز دیتا ہے۔جس سے وہ تمام اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرتا ہے،کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے سے محفوظ ومامون رہتا ہے۔(۱۷)......حق وصواب سے سرفراز کرکے نفع بخش علم مرحمت فرماتا ہے۔(۱۸)......حق گو،رزقِ حلال کا عادی،محتاجوں کا حاجت روا،امانتوں کا امین،شرم وحیا کا پیکر،پڑوسیوں کا حق شناس،منکسر المزاج،اور والدین کا خدمت گزار بنا دیتا ہے۔(۱۹)......امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا دِل عطا فرمادیتا ہے۔(۲۰)......صوفیاے کرام کے حوالہ کردیتا ہے۔(۲۱)......اہل بیتِ رسول کی محبت سے نواز دیتا ہے۔(۲۲)......قناعت وتوکل جیسی نعمت سے سرفراز فرمادیتا ہے۔(۲۳)......سنّت پرعمل کرنے والے،نیک اور دین دار لوگوں کی صحبت ورفاقت عطا فرمادیتا ہے۔(۲۴)...... حسنِ خاتمہ عطا فرماتا ہے۔(۲۵)......صالحین بندوں کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔(۲۶)......خلفاے راشدین حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سے سرشار فرمادیتا ہے۔(۲۷)......درود وسلام کی کثرت کا خوگر بنادیتا ہے۔(۲۸)......لشکر ملائکہ کی امداد واعانت سے سرخرو فرماتا ہے۔(۲۹)......اس کے علاوہ اور بہت کچھ ہے،جس کو آپ دوران مطالعہ ملاحظہ فرمائیں

گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ: رب تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل مولانا موصوف کی اس کاوش کو معراج قبول عطا فرمائے اوران کو اپنے اُن مخصوص بندوں میں شامل فرمائے جن کے ساتھ وہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اور دنیا وآخرت کی سعادت وبھلائی سے شادکام فرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر العباد

ابوحمزہ محمد سلمان رضا خان حنفی قادری جامعی ازہری

استاذ الجامعۃ الاسلامیہ، رونا ہی، ایودھیا (فیض آباد) یوپی، انڈیا

۹رجمادی الآخرہ ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۲ردسمبر ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات

# ابتدائیہ

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، کیوں کہ بھلائی ایک ایسا عمل ہے جس پر بہترین معاشرے کی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے اور آپسی اتحاد و اتفاق کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

بھلائی کا کام کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ بھلائی کرنے والے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور تمام انسانوں کے محبوب ہوتے ہیں۔

بھلائی کی توفیق من جانب اللہ ہوا کرتی ہے، اللہ تعالی اپنے فضل سے خاص بندوں کو خیر کی توفیق سے نوازتا ہے اور جنہیں یہ نعمت عطا ہوتی ہے ان کے اندر دونوں جہان میں کامیاب ہونے والے بے شمار خصائص حمیدہ جمع ہو جاتے ہیں۔

آقائے کریم ﷺ کی بے شمار احادیث اس امر کی شاہد ہیں کہ جس بندۂ خاص کو اللہ تعالی کی طرف سے بھلائی نصیب ہوتی ہے اس کے لیے اعمالِ صالحہ کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں، اِس طور پر کہ کبھی وہ دین کا فقیہ بنتا ہے، تو کبھی اُسے معرفت کی منزلیں نصیب ہوتی ہیں، تو کبھی اُس کے دل میں مخلوق کی ہمدردی ڈال دی جاتی ہے، پھر وہ رضائے الٰہی والے کام کرنے کا عادی بن جاتا ہے اور محبوبِ خدا ہو جاتا ہے۔

مگر جس بندے کو رب کی رحمت اور خیر کا حصہ نہیں ملتا وہ بُرے کاموں کا خوگر بن جاتا ہے اور مولی تعالی کی ناراضی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ناچیز نے اسی حوالے سے احادیثِ طیبہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو جمع کرنے کی ادنی سعی کی ہے، تاکہ لوگ اسے پڑھ کر غور و فکر کریں اور اپنا محاسبہ کریں، کیا وہ رب تعالی کے اخیار بندوں میں سے ہیں، یا اشرار بندوں میں سے

ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بھلائیوں کا حصہ بننے والے افراد میں سے بنائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

## اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے

[۱] حدّثنا مسعود بن محمد الرملي ثنا عمران بن هارون نا مسلمة ابن عليّ عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال :قال رسول الله ﷺ :إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ سَيِّئًا۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک یہ اخلاق اللہ کی جانب سے ہیں، تو اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے بُرے اخلاق دے دیتا ہے“۔

## دلوں میں نرمی پیدا کردیتا ہے

[۲] حدّثنا محمد بن عليّ الصائغ ثنا إبراهيم بن محمد الشافعي ثنا محمد بن عبدالرحمن التيمي أبوغرارة عن أبيه عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها قالت :قال رسول الله

---

(۱) المعجم الأوسط للطبراني، ج ۸، ص ۲۷۵، رقم ۸۶۲۱، دار الحرمين، القاهرة۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں روایت کیا، اس کی سند میں مسلمہ بن علی ہے جو کہ ضعیف ہے۔[مجمع الزوائد، کتاب الأدب، باب ماجاء في حسن الخلق، ج ۸، ص ۱۳، رقم ۱۲۶۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت]

ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ.(۱)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”جب اللہ تعالی کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُن (کے دلوں) میں نرمی پیدا فرمادیتا ہے“۔

## سچا وزیر عطا کرتا ھے

[۳] أخبرنا الحسين بن عبدالله القطان قال: حدثنا موسى بن مروان الرقي قال: حدثنا الوليد عن زهير بن محمد عن عبدالرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالأَمِيرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوْءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سچا وزیر عطا کرتا ہے، اگر وہ بھول جاتا ہے تو اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد رکھتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالی کسی حاکم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا

---

(۱) مكارم الأخلاق للطبراني، باب فضل الرفق والحلم والأناة، ص ۱۴۱، رقم ۲۶، دار البشائر الاسلامية، بيروت/ مسند أحمد، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق، ج ۴۰، ص ۴۸۸، رقم ۲۴۴۲۷، مؤسسة الرسالة، بيروت

(۲) الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب الخلافة والامارة، ذكر وصف الوالي الذي يريد الله بن الخير أو الشر، ج ۱۰، ص ۳۴۶، ۳۴۵، رقم ۴۴۹۴، مؤسسة الرسالة، بيروت

ہے تو اسے بُرا وزیر دے دیتا ہے، اگر وہ بھول جاتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا"۔(١)

## دین کا فقیہ بناتا ھے

[٤] ثنا عبد الملك بن محمد ثنا الربيع بن محمد اللاذقي ثنا موسى بن محمد أبو الطاهر ثنا منكدر يعني ابن محمد بن المنكدر عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ ۔(٢)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی جب کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں دین کا فقیہ بناتا ہے"۔

[٥] حدثنا الفضل بن سهل قال: نا أحمد بن محمد بن أيوب قال: أنا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي

---

(١) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: "یعنی جب اللہ کسی بادشاہ کی بھلائی چاہتا ہے کہ دین و دنیا اس کی درست رہے تو اسے اچھے وزیر و مشیر عطا فرماتا ہے۔ کہ اگر بادشاہ کسی معاملہ میں حکم شرعی بھول جائے تو اسے وزیر بتادے، یاد شدہ حکم کے جاری کرنے میں بادشاہ کا معاون و مددگار رہو۔ سبحان اللہ! اچھا وزیر رب تعالی کی رحمت ہے"۔ [مرآۃ المناجیح، حاکم اور قاضی بننے کا بیان، ج٥، ص٣٢٠، تحت حدیث ٣٧٠٧، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(٢) الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي، من اسمه موسى، رقم الترجمة ١٨٢٩ موسى بن محمد بن عطاء أبو طاهر المقدسي، ج٨، ص٢٥، دار الكتب العلمية، بيروت۔ حافظ ابن عدی (متوفی ٣٦٥ھ) فرماتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث منکر ہے۔ [ایضًا]

الدِّینِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.(١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے اور اُسے رُشد وہدایت اِلہام فرماتا ہے"۔

## فقھا کی کثرت کردیتاھے

[۴]أنا أبوعبدالله شعيب بن إبراهيم بن محمد الأديب بالدينور نا جبريل بن محمد بن إسماعيل العدل بهمذان نا محمد ابن عبد بن عامر السمرقندي نا أبويعقوب إسحاق بن إبراهيم الحنظلي نا عيسى بن يونس عن عبدالرحمن بن زياد بن أنعم الأفريقي عن حبان بن جبلة كذا قال شعيب وإنما هو حبان بن أبي جبلة قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَكْثَرَ فُقَهَاءَهُم وَقَلَّلَ جُهَّالَهُمْ، حَتّٰى إِذَا تَكَلَّمَ الْعَالِمُ وَجَدَ أَعْوَانًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ الْجَاهِلُ قُهِرَ. وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ شَرًّا أَكْثَرَ جُهَّالَهُمْ وَقَلَّلَ فُقَهَاءَهُمْ حَتّٰى إِذَا تَكَلَّمَ الْجَاهِلُ وَجَدَ أَعْوَانًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ الْفَقِيهُ

---

(١)مسند البزار، بقية مسند عبدالله بن مسعود، ج۵، ص۱۷۱، رقم ۱۷۰۰، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة۔ امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو بزار اور امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں روایت کیا، اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔[مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب في فضل العلم، ج ۱، ص ۱۶۱، رقم ۴۸۸، دار الكتب العلمية، بيروت]

قُهِرَ. (۱)

ترجمہ: حضرت حبان بن ابی جبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں فقہا کی کثرت اور جاہلوں کی قلت کر دیتا ہے تو جب ان میں عالم گفتگو کرتا ہے تو اس کے ساتھی اور مددگار زیادہ ہوتے ہیں اور جب جاہل بولتا ہے تو مغلوب و مقہور ہوتا ہے اور جب اللہ تعالی کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں جاہلوں کی کثرت اور عالموں کی قلت کر دیتا ہے تو جب جاہل بولتا ہے تو اس کے ساتھی و مددگار زیادہ ہوتے ہیں اور جب عالم و فقیہ بولتا ہے تو مغلوب و مقہور ہوتا ہے“۔

## دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

[۷]أخبرنا أبوغالب أحمد بن الحسن بن البنّا أنا أبوالغنائم بن ميمون أنا أبوالحسن الدارقطني نا أبوالعباس عبدالله بن أحمد بن وهيب الدمشقي نا الربيع بن محمد اللّاذقي نا موسى بن محمد نا عطاء نا المنكدر بن محمد عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ،وَوَقَّرَ صَغِيْرُهُمْ كَبِيْرَهُمْ،وَرَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي مَعِيْشَتِهِمْ،وَالْقَصْدَ فِي نَفَقَاتِهِمْ،وَبَصَّرَهُمْ عُيُوْبَهُمْ فَيَتُوْبُوْا مِنْهَا،وَ

---

(۱) كتاب الفقيه والمتفقه،ذكر ماروى أن من إدبار الدين ذهاب الفقهاء،ج۲،ص۱۶۵،رقم ۱۵۲،دار ابن الجوزى،المملكة العربية السعودية/الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافي،المجلس الثالث والثمانون،ص۲۲۲،دار الكتب العلمية،بيروت

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَرَكَهُمْ هَمَلًا .(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے، ان کے جوان کے ذریعے بوڑھے کو توقیر عطا فرماتا ہے، ان کے رہن سہن میں نرمی، ان کے اخراجات میں معقولیت عطا کرتا ہے، ان کی خطاؤں کو دکھا کر انہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس کے سوا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں نظر انداز کر دیتا ہے''۔

[۸] حدّثنا محمد بن المنهال أخو حجاج حدّثنا عبد الواحد عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو

(۱) تاريخ دمشق، رقم الترجمة ۲۱۵۳۔ الربيع بن محمد بن عيسى أبو الفضل الكندي اللاذقي، ج ۱۸، ص ۷۸، دار الفكر، بيروت/ أطراف الغرائب والأفراد من حديث رسول الله ﷺ للدارقطني، باب الألف، مسند أنس بن مالك، محمد بن المنكدر عن أنس، ج ۲، ص ۲۳۳، دار الكتب العلمية، بيروت/ كتاب الفقيه والمتفقه، باب ذكر الروايات عن النبي ﷺ في فضل التفقه ... الخ، ج ۱، ص ۷۶، رقم ۸، دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية

(۲) مسند أبي يعلى الموصلي، مسند أبي هريرة، ج ۱۰، ص ۲۳۸، رقم ۵۸۵۵، دار المامون، دمشق

اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے(۱) اور اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں"۔(۲)

## لوگوں کا محبوب بنادیتا ہے

[۹] حدثنا فهد بن سليمان قال: حدثنا عبدالله بن صالح قال: حدثني معاوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير حدثه عن أبيه عن عمرو بن الحمق قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَّلَهُ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا عَسَّلُهُ؟ قَالُوا: اَللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: يَفْتَحُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ

---

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یاخان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "یعنی اسے دینی علم، دینی سمجھ، اور دانائی بخشتا ہے۔ خیال رہے کہ فقہ ظاہری شریعت ہے اور فقہ باطنی طریقت اور حقیقۃً یہ حدیث دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے: [۱] ایک یہ کہ قرآن وحدیث کے ترجمے اور الفاظ رٹ لینا علم دین نہیں، بلکہ انکا سمجھنا علم دین ہے۔ یہی مشکل ہے، اسی کے لئے فقہا کی تقلید کی جاتی ہے، اسی وجہ سے تمام مفسرین ومحدثین آئمہ مجتہدین کے مقلد ہوئے، اپنی حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا" وہاں حکمت سے مراد فقہ ہی ہے۔ قرآن وحدیث کے ترجمے تو ابوجہل بھی جانتا تھا۔ [۲] دوسرے یہ کہ حدیث وقرآن کا علم کمال نہیں، بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔ عالم دین وہ ہے جس کی زبان پر اللہ اور رسول کا فرمان ہو اور دل میں اُن کا فیضان، فیضان کے بغیر فرمان بے کار ہے جیسے بجلی کی پاور کے بغیر فٹنگ بے کار"۔ [مرآۃ المناجیح، علم کی کتاب، ج۱، ص۱۷۰، تحت حدیث ۲۰۰، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۲) حکیم الامت مفتی احمد یاخان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ دین ودنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے بانٹتے حضور ہیں، جو ملا حضور کے ہاتھوں ملا، کیوں کہ یہاں نہ اللہ کی دین میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں۔ لہذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر لازم آئے گا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے"۔ [مرآۃ المناجیح، علم کی کتاب، ج۱، ص۱۷۱، تحت حدیث ۲۰۰، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضَى عَنْهُ جِيرَانُهُ أَوْ مَنْ حَوْلَهُ. (1)

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے، کیا تم جانتے ہو کس طرح؟“

صحابہ نے عرض کی: ”اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں“۔

فرمایا: ”موت سے پہلے اس کے لیے نیک اعمال آسان کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی یا اس کے آس پاس رہنے والے اس سے خوش اور راضی ہو جاتے ہیں“۔

[10] حدّثنا عبدالرحمن بن عمرو أبوزرعة قال: نا يحيى بن صالح الوحاظي قال: نا يونس بن عثمان المقرى عن راشد بن سعد عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَّلَهُ. قُلْتُ: وَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ يُعَسِّلَهُ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ. فَيَقْبِضُهُ عَلَيْهِ. (2)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا

(1) شرح مشكل الآثار، باب بيان مشكل ماروى عن رسول الله ﷺ من قوله: إن الله عزوجل إذا أراد بامرئ خيرا عسله، ج ٧، ص ٥٣، رقم ٢٦٤١، دار الرسالة العالمية

(2) المعجم الأوسط للطبراني، ج ٥، ص ٥٥، رقم ٤٦٥٦، دار الحرمين، القاهرة۔ امام ہیثمی (متوفی ٨٠٧ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں روایت کیا، اس حدیث کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے یونس بن عثمان کے، اور یونس بن عثمان ثقہ ہیں۔ [مجمع الزوائد، كتاب القدر، باب علامة خاتمة الخير، ج ٧، ص ٢١٢، رقم ١١٩٣٣، دار الكتب العلمية، بيروت]

ہے تو اسے لوگوں میں محبوب بنا دیتا ہے“۔

میں نے عرض کی: ”یارسول اللہ! کیسے محبوب بنا دیتا ہے؟“

فرمایا: ”مرنے سے ایک سال پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے اس کے بعد اس کی روح قبض فرماتا ہے“۔

## تقسیم کردہ رزق سے راضی کردیتا ھے

[۱۱] أنا عبداللہ بن بجیر قال :حدثنی أبو العلاء بن الشخیر حدیثا یرفعه إلی النبی علیه السلام قال: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَرْضَاهُ بِمَا قَسَمَ لَهُ وَبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَإِذَا لَمْ يُرِدْ بِهِ خَيْرًا لَمْ يُرْضِهِ بِمَا قَسَمَ لَهُ وَلَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوالعلاء بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنے تقسیم کردہ رزق سے راضی کردیتا ہے اور اس میں برکت عطا فرماتا ہے اور جب بندے سے بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اس کو اپنے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہیں کرتا اور اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھتا“۔

## مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتاھے

[۱۲] أخبرنا أبو الحسن العلوی نا أبو طاھر محمد بن الحسن المحمدآبادی نا أبو العباس محمد بن یونس ابن موسی القرشی نا عمرو بن عاصم الکلابی حدّثنی عبداللہ بن الوازع عن ھشام بن

(۱) کتاب الزھد لابن المبارک،زوائد نعیم بن حماد،ص ۳۶۱،رقم ۱۲۷،الرضا عن اللہ بقضائه لابن أبی الدنیا،ص ۸۳،رقم ۵۵

عروۃ عن أبیه عن عبداللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ ﷺ: خُلُقَانِ یُحِبُّهُمَا اللهُ وَ خُلُقَانِ یُبْغِضُهُمَا اللهُ.فَأَمَّا اَللَّذَانِ یُحِبُّهُمَا اللهُ فَالسَّخَاءُ وَالسَّمَاحَةُ.وَ أَمَّا اَللَّذَانِ یُبْغِضُهُمَااللهُ فَسُوءُ الْخُلُقِ وَ الْبُخْلُ.فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔

جن دو خصلتوں کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے، وہ سخاوت اور نرمی ہیں۔

جن دو خصلتوں کو اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے، وہ بداخلاقی اور بخیلی ہیں۔

جب اللہ تعالی کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے"۔

## نیک عمل کی توفیق دیتا ھے

[۱۱] حدثنا أحمد بن محمد بن نافع قال :نا أحمد بن صالح قال :نا عبداللہ بن وھب قال :أخبرنی أسامة بن زید اللیثی عن حمید الطویل عن أنس قال: قال رسول اللہ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ صَمَتَ. فَقَالُوا: فِي مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب فی الجود والسخاء، ج۷، ص۴۲۶، رقم ۱۰۸۳۹۔ شعب الایمان کے محقق "مختار احمد ندوی" نے بیان کیا: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔(الجامع لشعب الایمان، ج۱۰، ص۱۱۶، رقم ۷۲۵۳)

يَسْتَعْمِلُهُ عَمَلًا صَالِحًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے۔

پھر آپ ﷺ خاموش رہے، صحابہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! کس طرح؟''

آپ نے فرمایا: ''اس کو مرنے سے پہلے نیک اعمال کرنے کی توفیق دیتا ہے''۔

## موت سے پہلے فرشتہ مقرر کردیتا ہے

[۱۴] حدّثنا أبوجعفر أحمد بن يحيى الحلوانى قال: حدثنا خلف ابن هشام البزار قال: حدثنا أبوشهاب يعنى الحنّاط عن الأعمش عن خيثمة وعمارة بن عمير عن مسروق قال: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو عَطِيَّةَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. فَأَيُّنَا يُحِبُّ الْمَوْتَ؟ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ، حَدَّثَ أَوَّلَ الْحَدِيثِ وَأَمْسَكَ عَنْ

---

(۱)المعجم الأوسط للطبرانی،ج۲،ص۲۶۶،رقم ۱۹۴۱،دار الحرمین،القاہرۃ.امام ہیثمی(متوفی۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ''معجم اوسط''میں اپنے شیخ احمد بن محمد بن نافع سے روایت کیا جن کی مجھے معرفت نہیں،اس حدیث کے بقیہ تمام راوی صحیح ہیں۔[مجمع الزوائد،کتاب القدر،باب علامة خاتمة الخیر،ج ۷،ص۳۱۲،رقم ۱۱۹۳۴،دار الکتب العلمیة،بیروت]

آخِرِهِ. ثُمَّ أَنْشَأَتْ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَعَثَ إِلَيْهِ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُسَدِّدُهُ وَيُوَفِّقُهُ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى خَيْرِ أَحَايِينِهِ. فَيَقُولُ النَّاسُ: مَاتَ فُلَانٌ عَلَى خَيْرِ أَحَايِينِهِ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ، جَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى أَنْ يَخْرُجَ. هُنَاكَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذَلِكَ. قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يُغْوِيهِ وَيَصُدُّهُ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى شَرِّ أَحَايِينِهِ فَيَقُولُ النَّاسُ :مَاتَ فُلَانٌ عَلَى شَرِّ أَحَايِينِهِ. فَإِذَا حَضَرَ وَرَأَى مَا أُعِدَّ لَهُ حَتَّى يَبْتَلِعَ نَفْسَهُ. كَرَاهِيَةَ أَنْ تَخْرُجَ. هُنَاكَ : كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ. وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ.(١)

ترجمہ: ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ: ”میں اور مسروق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا: ”جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے“۔

اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”ابوعبدالرحمن پر اللہ تعالی رحم فرمائے، انھوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ تمہارے سامنے بیان کر دیا اور تم لوگوں نے اس کے آخری حصہ کے بارے میں ان سے سوال نہیں کیا؟

---

(١)كتاب الشريعة للآجرى،باب ترك البحث والتنقير عن النظر فى أمر القدر... الخ،ج٦،ص٩٢٦،رقم ٥٢٣،ذكر الموت لابن أبى الدنيا،باب علامة خاتمة الخير،ص٨٨،رقم ١٥٧۔ کتاب الشریعہ کے محقق نے بیان کیا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔[ایضاً،ص٩٢٦]

میں تمھیں اس بارے میں بتاتی ہوں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی موت سے ایک سال پہلے اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو اسے سیدھا رکھتا ہے اور اسے خوش خبریاں دیتا ہے، یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوتا ہے، لوگ کہتے ہیں : "فلاں شخص کا انتقال بہترین حالت میں ہوا ہے"۔

جب اس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جنت میں اپنا اجر و ثواب دیکھتا ہے تو اس کا دل اس کی طرف لپکتا ہے اور وہ اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کی جان نکل جائے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ایک شیطان کو اس پر اس کی موت سے پہلے مقرر کر دیتا ہے جو اسے آزمائش میں ڈالتا رہتا ہے اور گمراہ کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں مرتا ہے، لوگ کہتے ہیں: "فلاں کا انتقال بدترین حالت میں ہوا ہے"۔

جب اس کا آخری وقت قریب آتا ہے اور وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے تو اس کی جان اس سے اُلجھن محسوس کرتی ہے کہ وہ باہر نکلے تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے"۔

## ھدیہ بھیجتا ھے

[١٩] حدّثنا أبو محمد بن حيان ثنا محمد بن أحمد بن معدان ثنا أيوب بن علي بن الهيضم ثنا زياد بن سيار عن عزة بنت أبي قرصافة عن أبي قرصافة قال :قال رسول الله ﷺ :إِذَا أَرَادَ اللهُ

بِعَبْدٍ خَيْرًا أَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً.قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ؟ قَالَ :بِضَيْفٍ يَنْزِلُ بِهِ بِرِزْقِهِ وَيَرْحَلُ، وَقَدْ غُفِرَ لِأَهْلِ الْمَنْزِلِ.(١)

ترجمہ: حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی طرف ہدیہ بھیجتا ہے۔

عرض کی گئی: ”یارسول اللہ! وہ ہدیہ کیا ہے؟“

فرمایا: ”اس کی طرف مہمان بھیجتا ہے جو اس کے پاس اپنا رزق لے کر آتا ہے، مگر جب جاتا ہے تو گھروالوں کی مغفرت کردی جاتی ہے“۔

## دل کو دعا کی طرف مائل کردیتا ھے

[١٩] قال أحمد بن منيع حدّثنا محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني ثنا أبوبكر بن خنيس عن ضرار بن عمرو عن الرقاشي عن أنس رضى الله عنهما قال :قال رسول الله ﷺ : عَمَلُ الْبِرِّ كُلُّهُ نِصْفُ الْعِبَادَةِ، وَالدُّعَاءُ نِصْفٌ. فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِنْتَحَى قَلْبَهُ لِلدُّعَاءِ.(٢)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر نیک کام نصف عبادت ہے اور دعا نصف عبادت ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو دعا کی طرف مائل فرمادیتا

(١) معرفة الصحابة لأبي نعيم، باب الجيم، رقم الترجمة ٥٤٢ جندرة بن خيشنة بن نفير بن مرة، ص ٢٤٥، رقم الحديث ١٧٢٣

(٢) المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كتاب الأذكار والدعوات، باب فضل الدعاء، ج ١٣، ص ٨٢١، رقم ٣٣٣٨

ہے"۔

## یاد دلانے والا وزیر عطا کرتا ہے

[۱۷] أخبرنا وكيع عن عبد الرحمن بن أبي بكر المليكي عن القاسم بن محمد عن عائشة عن رسول الله ﷺ قال: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا إِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِنْ نَسِيَ أَذْكَرَهُ.(۱)

ترجمہ :ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :"اللہ تعالی جب کسی بندے (حاکم) کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے ایسا وزیر عطا کرتا ہے کہ اگر اسے یاد ہو تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ بھولے تو اسے یاد دلائے"۔

## گناہ کی سزا جلد دے دیتا ہے

[۱۸] حدّثنا محمد بن صالح بن هانئ ثنا الحسين بن الفضل البجلي ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة عن يونس بن عبيد عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا وَلَاعَبَهَا فَقَالَتْ: مَهْ. إِنَّ اللهَ تَعَالَى ذَهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْإِسْلَامِ. فَتَرَكَهَا وَوَلَّى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا حَتَّى أَصَابَ وَجْهُهُ الْحَائِطَ. قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: أَنْتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللهُ بِكَ خَيْرًا إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ وَإِذَا أَرَادَ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ

---

(۱) مسند إسحاق بن راهويه، مسند أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها، ج ۲، ص ۴۰۳، رقم ۹۵۶

بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهٗ عَيْرٌ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک طوائفہ تھی، اس کے پاس سے ایک مرد گزرا، اس مرد نے اس عورت کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا، عورت نے کہا: رک جا، اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا ہے اور اسلام لے آیا ہے، اس آدمی نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور واپس آگیا، وہ اس عورت کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا کہ اس کا منہ دیوار سے ٹکرا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور سارا ماجرا سنایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم وہ آدمی ہو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا، بے شک اللہ جب اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد ہی دے دیتا ہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا میں تاخیر فرماتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کی پوری سزا دے گا(۲) اور اس وقت اس کا گناہ عیر پہاڑ جتنا ہو چکا ہوگا“۔

## مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے

[۱۹] حدّثنا أحمد بن الحسين الحذاء ثنا إسماعيل بن

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۴۱۸، رقم ۸۱۳۳۔ امام حاکم (متوفی ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی۔ [ایضا] علامہ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ تلخیص الذهبی علی المستدرک، کتاب الحدود، ج ۴، ص ۳۷۷

(۲) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: ”یعنی گناہوں پر دنیا میں پکڑ ہو جانا اللہ کی رحمت کی علامت ہے اور باوجود سرکشی و زیادتی گناہ کے ہر طرح کا عیش ملنا غضب الٰہی کی نشانی ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے کہ تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دی جائے۔ (اللہ کی پناہ)“ [مرآۃ المناجیح، جنازوں کا بیان، ج ۲، ص ۴۲۸، تحت حدیث ۱۵۶۵، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

عبید بن أبي کریمة ثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحیم عن أبي عبد الملك عن القاسم عن أبي أمامة قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَهَّرَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طَهُورُ الْعَبْدِ؟ قَالَ: عَمَلٌ صَالِحٌ يُلْهِمُهُ إِيَّاهُ، حَتّٰى يَقْبِضَهُ عَلَيْهِ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے پہلے اسے پاک کر دیتا ہے“۔

صحابہ نے عرض کی: ”یارسول اللہ!“ ”طہور العبد“ سے کیا مراد ہے؟“

آپ نے فرمایا: ”نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے پھر اسے موت دیتا ہے“۔

## دل کو غنی بنا دیتا ہے

[۲۰]حدثنا عبد الله حدثني أبي حدثنا حسین حدثنا المبارك عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا كَفَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا بَثَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ فَاقَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.(۲)

---

(۱)المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۸، ص ۲۷۴، رقم ۷۹۰۰۔

امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے متعدد سندوں سے روایت کیا، اس کی ایک سند میں بقیہ بن ولید ہے، جس کے سماع کی صراحت ہے، اس حدیث کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔[مجمع الزوائد، کتاب القدر، باب علامة خاتمة الخیر، ج ۷، ص ۲۱۲، رقم ۱۱۹۳۲، دار الکتب العلمیة، بیروت]

(۲) کتاب الزهد لأحمد بن حنبل، زهد عبید بن عمیر، ص ۳۲۱، رقم ۲۳۴۳

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے جائیداد وغیرہ روک لیتا ہے اور اس کے دل کو امیر بنا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے بہت سی جائیداد مہیا کر دیتا ہے اور اسے ہر طرف فاقے نظر آتے ہیں"۔

## دل کا قفل کھول دیتا ہے

[۲] أخبرنا محمد بن عمر بن الحسن ثنا الفضل بن محمد بن سعيد ثنا عبدالله بن محمد حيان نا عبدالرحمن بن داود نا أبوعبدالله عمرو بن إسحاق بن إبراهيم بن العلاء بن الضحاك حدثني سعيد بن إبراهيم حدثني عبدالله بن رجاء بن صبح الربعي عن شرحبيل بن الحكم عن عامر بن نابل عن كثير بن مرة عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: لَمْ يُعْطِ اللهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُسْلِكَ فِي قَلْبِهِ الْيَقِينَ وَعِنْدَ اللهِ مَفَاتِيحُ الْقُلُوبِ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا: فَتَحَ لَهُ قُفْلَ قَلْبِهِ وَالْيَقِينِ وَالصِّدْقِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ وِعَاءً وَعْيًا لِمَا سَلَكَ فِيهِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ سَمِيعَةً وَعَيْنَهُ بَصِيرَةً وَلَمْ يُؤْتِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا يَعْنِي هُوَ شَرٌّ مِنْ أَنْ يُسْلِكَ اللهُ فِي قَلْبِهِ الرِّيبَةَ. وَجَعَلَ نَفْسَهُ شِرَّةً شَرِهَةً مُشْرِفَةً مُتَطَلِّعَةً لَا يَنْفَعُهُ الْمَالُ وَإِنْ أَكْثَرَ لَهُ. وَغَلَّقَ اللهُ الْقُفْلَ عَلَى قَلْبِهِ فَجَعَلَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي

السَّمَاءِ.(۱)

ترجمہ : حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''اللہ تعالی نے کسی شخص کو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دی کہ اس کا دل یقین اور سچائی کی پیروی کرے اور اللہ کے پاس ہی دلوں کی کنجیاں ہیں تو اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کا قفل کھول دیتا ہے اور اس کے دل میں ایمان، یقین اور سچائی ڈال دیتا ہے اور اس کے دل کو (دل میں چلنے والی چیزوں کے لیے) محفوظ برتن بنا دیتا ہے اور اس کے دل کو سلامتی والا اور اس کی زبان کو سچا بنا دیتا ہے، اس کے اخلاق کو درست، اس کے کانوں کو سننے والا اور آنکھوں کو دیکھنے والا بنا دیتا ہے۔

اللہ تعالی نے کسی شخص کو اس سے بدتر چیز نہیں دی کہ اس کا دل شکوک وشبہات میں مبتلا ہو، اس کی آنکھیں لالچی ہوں، وہ ایسا آگے دیکھنے والا ہو کہ مال اس کو فائدہ نہ دے، اگرچہ مال کی کثرت ہو اور اللہ اس کے دل کو مقفل کر کے اسے ایسا تنگ اور عجیب وغریب بنا دے گویا وہ زبردستی آسمان پر چڑھ رہا ہے''۔

## مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ھے

[۲۲] حدثنا عبدالله بن يوسف أخبرنا مالك عن محمد بن عبدالله بن على عبدالرحمن بن أبي صعصة أنه قال: سمعت سعيد بن يسار أبا الحباب يقول: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله

(۱) كتاب الترغيب والترهيب للأصبهاني، باب في الترغيب في الصدق وماأعد الله للصادقين، ج ۲، ص ۲۹۶، ۲۹۷، رقم ۱۶۱۹

ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص سے اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے کسی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے"۔ (۲)

اس حدیث پاک کا معنی بیان کرتے ہوئے علامہ شہاب الدین قسطلانی شافعی فرماتے ہیں:

من يرد الله به خيرًا أوصل إليه مصيبةً ليطهره به من الذّنوب وليرفع درجته. (۳)

یعنی اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے تاکہ اسے گناہ سے پاک کر دے اور اس کے درجات کو بلند فرمادے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إذا أراد الله بعبد خيرًا صرف المصيبة عن نفسه إلى ماله ليأجره. (۴)

یعنی اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مصیبت کو

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص ۱۴۳۱، رقم ۵۶۴۵

(۲) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں: "تاکہ وہ مصیبت زدہ بندہ اس پر صبر کرے اور اس کے درجے بڑھیں، انسان صبر سے وہاں پہنچتا ہے جہاں دیگر عبادات سے نہیں پہنچ سکتا"۔ [مرآۃ المناجیح، جنازوں کا بیان، ج ۲، ص ۴۱۵، تحت حدیث ۱۵۳۶، نعیمی کتب خانہ، گجرات]

(۳) ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص ۳۷۸

(۴) کتاب التمہید لابن عبدالبر، کتاب العین، باب ماجاء فی أجر المریض، ج ۱۵، ص ۳۶۰

اس کی جان سے مال کی طرف پھیر دیتا ہے تا کہ اسے اجروثواب ملے۔

## دل میں پرہیزگاری ڈال دیتا ہے

[٢٣]أخبرنا عبدالله بن محمد بن سلم ببيت المقدس حدثنا حرملة بن يحيى حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو بن الحارث أنّ أباالسمح حدّثه عن ابن حجيرة عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ أنّه قال: سَأَلَ مُوسٰى رَبَّهُ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ، كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهُ خَالِصَةٌ، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوسَى يُحِبُّهَا. قَالَ: يَارَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَتْقَى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَذْكُرُ وَلَا يَنْسَى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَهْدٰى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَتْبَعُ الْهُدٰى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلٰى عِلْمِهِ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعَزُّ؟ قَالَ: اَلَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَغْنٰى؟ قَالَ: اَلَّذِي يَرْضٰى بِمَا يُؤْتٰى. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهِ. وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (١)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چھ چیزوں

---

(١) صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ذکر سؤال کلیم اللہ جل وعلا ربہ عن خصال سبع، ج ١٤، ص ١٠١، ١٠٠، رقم ٦٢١٧

کے بارے میں دریافت کیا،وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صرف ان کے ساتھ مخصوص ہیں جب کہ ساتویں چیز کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پسند نہیں کرتے تھے۔

انھوں نے دریافت کیا:''اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ پرہیزگار ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :''وہ جو ذکر کرتا ہے اور بھولتا نہیں ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا :''تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :''جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی :''تیرے بندوں میں کون سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''جو لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرے جو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی :''تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ علم والا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :''وہ عالم جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لیتا ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی :''تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ طاقت ور ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :''جب وہ قدرت رکھتا ہو تو معاف کر دے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی :''تیرے بندوں میں کون سب سے

زیادہ خوش حال ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ''جو اس چیز پر راضی ہو جو اسے دی گئی ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی : ''تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ غریب ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ''تھوڑا سمجھ کر مزید طلب کرنے والا''۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : خوش حالی ساز و سامان سے نہیں ہوتی بل کہ خوش حالی دل کا غنی ہونا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مَن میں خوش حالی اور اس کے دل میں پرہیزگاری ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے''۔

## خیر کا راستہ آسان کر دیتا ہے

[۲۴] ثنا مهران عن أبي سنان عن عبد الملك بن سمرة أبي زايد عن النزال بن سبرة قال :قال النبي ﷺ :مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إلا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ عَلَيْها ما هِيَ لاقِيَتُهُ وَأَعْرَابِيٌّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ مُرْتَادٌ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ :فما جاء بي أَضْرِبُ من وادي كذا و كذا إن كان قد فُرِغ من الأمرِ؟! فنكت النبيُّ ﷺ في الأرض، حتّٰى ظَنَّ الْقَوْمُ أنه ودَّ أنه لم يكنْ تكلّم بشيءٍ منه. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :كلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ. فَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يَسَّرَهُ لِسَبِيْلِ الْخَيْرِ، وَمَنْ يُرِدْ بِهِ شَرًّا يَسَّرَهُ لِسَبِيْلِ الشَّرِّ. فَلَقِيتُ عمرو بنَ مُرَّةَ. فعرَضْتُ عليه هذا الحديث. فقال :قال النبيُّ ﷺ. وَزَادَ فِيه :﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى

وَاتَّقٰی ۔وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی۔فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی۔ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی۔وَ کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۔فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی﴾۔()

ترجمہ : حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : ”ہر جاندار کو کیا ملنے والا ہے یہ اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے“۔

اس وقت ایک شک میں مبتلا دیہاتی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا،اس نے کہا : ”تو مجھے فلاں فلاں وادی سے کون سی چیز لے آئی ؟اگر معاملہ ختم ہو چکا ہے؟“

اس پر نبی کریم ﷺ نے زمین کو کُریدا حتی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ حضور کی یہ خواہش تھی کہ اس نے کچھ نہ کہا ہوتا،پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:”ہر شخص کو اس چیز کی توفیق دی جاتی ہے،جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے،تو اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے لیے خیر کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے لیے شر کا راستہ آسان کر دیتا ہے“۔

راوی کہتے ہیں کہ : میری ملاقات حضرت عمرو بن مرہ سے ہوئی تو میں نے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی،انھوں نے فرمایا : ”یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اور اس آیت کریمہ کا اضافہ کیا :

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَ کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی۔

ترجمہ:”تو بہر حال جس نے دیا اور پرہیز گار بنا اور رسب سے اچھی راہ کو سچا مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا

---

(١)تفسیر طبری،تفسیر سورۃ[واللیل إذا یغشی]ج ١١،ص ٢٠٤،رقم ٣٧٥٨٢

اورسب سے اچھی راہ کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے“۔

## معاش میں نرمی پیدا کردیتا ھے

[۲۵]أنا علی بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد ثنا محمود بن محمد الحلبی ثنا سويد بن سعيد ثنا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبِيْدٍ خَيْرًا رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي مَعَايِشِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِمْ شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ رَزَقَهُمُ الْخُرْقَ فِي مَعَايِشِهِمْ۔ (١)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالی جب بندوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاش میں نرمی اور آسانی پیدا کردیتا ہے اور جب بندوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاش میں سختی پیدا کردیتا ہے“۔

## تین خصلتیں پیدا کردیتا ھے

[۲۶]أخبرنا أبوعبدالله الحافظ ثنا أبوالعباس محمد بن يعقوب ثنا الربيع بن سليمان ثنا عبدالله بن وهب أنا سليمان بن هلال عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب القرظی قال: قال رسول الله ﷺ:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: فِقْهَهُ فِي

---

(١)شعب الايمان للبيهقی،باب الاقتصاد فی النفقة وتحريم أكل المال الباطل،ج۵، ص۲۵۳،رقم ۶۵۶۱

الدِّينِ، وَزُهْدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهُ. (1)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے:

(۱) دین کی سمجھ بوجھ۔

(۲) دنیا سے بے رغبتی

(۳) اور اپنے عیوب کی معرفت"۔

## معاملات کو بردباروں کے حوالے کر دیتا ھے

[۲۷] أخبرنا أبي وحمد بن نصر قالا: أخبرنا علي بن عبد الحميد أخبرنا ابن لال أخبرنا القاسم بن ابي صالح حدثنا ابن ديزل وأبو حاتم قالا: حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا حماد عن حميد عن الحسن عن مهران وله صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا وَلَّى عَلَيْهِمْ حُلَمَاءَهُمْ، وَقَضَى بَيْنَهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ، وَجَعَلَ الْمَالَ فِي سمحَائِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ شَرًّا وَلَّى عَلَيْهِمْ سُفَهَاءَهُمْ، وَجَعَلَ الْمَالَ فِي بُخَلَائِهِمْ. (2)

ترجمہ: حضرت مہران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس

---

(1) شعب الايمان للبيهقي، باب في الزهد وقصر الأمل، ج ۷، ص ۳۴۷، رقم ۱۰۵۳۵

(2) الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس لابن حجر، من حرف الألف، ج ۱، ص ۲۵۹، رقم ۲۳۶

کے معاملات کو بردبار عقل مندوں کے حوالے کرتا ہے، اُن کے مابین فیصلے اُن کے علما کرتے ہیں اور مال ان کے سخیوں کو عطا کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاملات بے وقوف حکمرانوں کے حوالے کر دیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دے دیتا ہے“۔

## صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے

[۲۸]عمران أبونصر يروى عن محمد بن سلمة البصرى حدّث أبوحامد الأشعرى حدّثنى أبونصر عمران ثنا محمد بن سلمة البصرى بفارس ثنا محمد بن كثير العبدى ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس قال قال النبى ﷺ :إِذَا أَرَادَ اللهُ بِرَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي خَيْرًا أَلْقَى حُبَّ أَصْحَابِي فِي قَلْبِهِ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب میری امت کے کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے“۔

اس حدیث کی تشریح میں علامہ عبدالرؤف مناوی فرماتے ہیں:

والمراد محبة الصحابة رضى الله عنهم كلّهم حتّى أنّ من أحبّ بعضهم وأبغض بعضهم لايكون ذلك علامة على إرادة

---

(۱) تاريخ أصبهان، باب العين، من اسمه على، ج ۱، ص ۲۶۷، رقم ۹۲۹
الجامع الصغير للسيوطى، ج ۱، ص ۳۰، رقم ۳۹۵
امام مناوی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے دوسرے شواہد ہیں۔ [فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۳۳۹، تحت حديث ۳۹۵]

الخیر به.(۱)

ترجمہ: اس حدیث میں حب اصحاب سے تمام صحابۂ کرام کی محبت مراد ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بعض صحابۂ کرام سے تو محبت کرتا ہے لیکن بعض سے بغض رکھتا ہے تو ایسا شخص اس بشارت میں داخل نہیں۔

ایک اور مقام پر علامہ مناوی فرماتے ہیں:

فمحبتهم علامة على إرادة الله الخير بمحبهم كما أنّ بغضهم علامة على عدمه.(۲)

ترجمہ: لہٰذا صحابۂ کرام کی محبت اللہ تعالیٰ کے بھلائی کا ارادہ فرمانے کی دلیل ہے جیسا کہ ان سے بغض بھلائی کا ارادہ نہ فرمانے کی دلیل۔

## آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے

[۲۹] عن أبي عتبة الخولاني قال :قال رسول الله ﷺ :إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُ، وَإِذَا ابْتَلَاهُ أَضْنَاهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا أَضْنَاهُ؟ قَالَ: لَا يَتْرُكُ لَهُ أَهْلًا وَلَا مَالًا.(۳)

ترجمہ: حضرت ابوعتبہ خولانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، اور جب اسے آزماتا ہے تو اسے لاغر و فقیر بنا دیتا ہے''۔

ایک شخص نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کس طرح لاغر و فقیر بنا دیتا ہے؟''

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۳۳۹

(۲) التیسیر شرح الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۶۲

(۳) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الجنائز، باب فیمن یبتلی، ج ۳، ص ۴، رقم ۳۷۳۳

فرمایا:"اللہ اس کے لیے نہ اہل چھوڑتا ہے نہ مال"۔

اب ذیل میں صحابہ وتابعین کے آثار اور بزرگانِ دین کے اقوال پیش ہیں۔

## درستی عطا فرماتا ھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا سَدَّدَهُ، وَجَعَلَ سُؤَالَهُ عَمَّا يَعْنِيهِ، وَعَلَّمَهُ فِيمَا يَنْفَعُهُ.(1)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے درستی عطا فرماتا ہے، اس کا سوال ضروری مسائل میں کر دیتا ہے اور اسے وہ سکھاتا ہے جو اس کے لیے فائدہ مند ہو"۔

## دس خصلتیں عطا فرماتا ھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا(2) فرماتی ہیں کہ:

"اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے صدق مقال، اکل حلال، سائلین کی حاجت روائی، امانت کی حفاظت، حیاء اور شرم، پڑوسیوں سے اچھا سلوک، مہمان کی تواضع، بڑوں کا احترام، چھوٹوں کا لحاظ، ماں باپ کی خدمت نصیب فرماتا ہے یہ اخلاق

---

(1) الابانۃ الکبری لابن بطۃ، ج ۱، ص ۴۱۹، رقم ۳۳۷

(2) اس روایت کو حافظ تمام بن محمد رازی (متوفی ۴۱۴ھ) نے "کتاب الفوائد، ج ۲، ص ۲۸۸، رقم ۱۷۷۰، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض" میں، امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) نے "شعب الایمان، باب الحیاء، ج ۶، ص ۱۳۷، رقم ۷۷۲۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت" میں اور حافظ ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے "تاریخ دمشق، ج ۲۱، ص ۳۷۱، ۳۷۰، مطبوعہ دار الفکر، بیروت" میں مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

محمدیہ کا ایک کرشمہ ہیں"۔(1)

## بارش نازل کرتا ھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَرْسَلَ عَلَيْهِمُ الْمَطَرَ وَحَبَسَ عَنْهُمْ كَثْرَةَ الرِّيَاحِ. وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا حَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ كَثْرَةَ الرِّيَاحِ.(2)

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر بارش نازل کرتا ہے اور زیادہ [سخت] ہواؤں کو ان سے روک لیتا ہے اور اللہ تعالی جب کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالی ان سے بارش کو روک لیتا ہے اور سخت ہواؤں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے"۔

## عطیہ عطا فرماتا ھے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا عَطِيَّةً. ثُمَّ يُمْسِكُ. فَإِذَا أَنْفَدَ أَعَادَ عَلَيْهِ. وَإِذَا هَانَ عَلَيْهِ عَبْدٌ بَسَطَهَا لَهُ بَسْطًا.(3)

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے

---

(1) مرآة المناجيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، الفصل الثاني، ج ٨، ص ٣٢، تحت حديث ٥٧٧٠

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، ج ١٠، ص ٤٩، تحت رقم ٥٧٧٠

(2) تفسير روح البيان، سورة حم السجدة، ج ٨، ص ٢٤٤

(3) ذم الدنيا لابن أبي الدنيا، ص ١٣٩، رقم ٣١٥

دنیا سے کوئی عطیہ عطا فرماتا ہے، پھر اسے باقی رکھتا ہے، جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو دوبارہ عطا فرماتا ہے، پس جب بندہ اس کی ناقدری کرتا ہے تو وہ اسے اٹھالیتا ہے"۔

## اخلاقِ حسنہ عطا فرماتا ھے

حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ مَنَائِحُ يَمْنَحُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا مَنَحَهُ مِنْهَا خُلُقًا صَالِحًا.(۱)

ترجمہ: "بے شک یہ اخلاق اللہ کی جانب سے ایسے عطیات ہیں، جنھیں اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے نیک خصلتوں (اخلاقِ حسنہ) کی دولت عطا فرماتا ہے"۔

## دل میں ایک واعظ پیدا کردیتا ھے

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْعَبْدِ خَيْرًا وَجَعَلَ لَهُ مِنْ قَلْبِهِ وَاعِظًا يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ وَيُجْرِي اللهُ الْخَيْرَ عَلَى يَدَيْ مَنْ يَشَاءُ أَوِ الشَّرَّ عَلَى يَدَيْ مَنْ يَشَاءُ.(۲)

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرمادیتا ہے جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا

---

(۱) مکارم الأخلاق لابن أبي الدنیا، ص ۳۸، رقم ۳۲

(۲) کتاب الزهد لهناد بن السري، باب الموعظة وقصر الأمل، ص ۲۹۰، رقم ۵۰۶

کتاب الزهد لأحمد بن حنبل، زهد محمد بن سیرین، ص ۳۴۸، رقم ۱۷۶۸

ہے، اور اللہ جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے بھلائی جاری کر دیتا ہے اور جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے برائی جاری کر دیتا ہے"۔

## دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَلَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ، عَيْنَانِ فِي وَجْهِهِ يُبْصِرُ بِهِمَا أُمُورَ الدُّنْيَا. وَعَيْنَانِ فِي قَلْبِهِ يُبْصِرُ بِهِمَا أُمُورَ الْآخِرَةِ. فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَتَحَ عَيْنَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي قَلْبِهِ فَيُبْصِرُ بِهِمَا مَا وُعِدَ بِالْغَيْبِ. وَهُمَا غَيْبٌ فَأَمِنَ الْغَيْبَ بِالْغَيْبِ. وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ غَيْرَ ذَلِكَ تَرَكَهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَرَأَ: [أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا]۔ [1]

ترجمہ: "ہر شخص کی چار آنکھیں ہوتی ہیں، دو آنکھیں چہرے پر ہوتی ہیں جن کے ذریعے دنیوی معاملات دیکھتا ہے، جب کہ دو آنکھیں دل میں ہوتی ہیں، جن کے ذریعے اخروی معاملات کے نظارے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے جن کے ذریعے وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن کے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پس وہ ان کے ذریعے ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا غیب سے اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے تو وہ غیب کے ذریعے غیب پر ایمان لاتا ہے اور جب اللہ عزوجل

---

([1]) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، رقم الترجمة ۳۱۸ خالد بن معدان، ج۵، ص۲۱۲، اعتلال القلوب للخرائطي، باب من جعل الله له من قلبه واعظا، ج۱، ص۳۰، رقم ۴۳، كتاب الزهد لأبي داود، خالد بن معدان، ص۳۹۸، رقم ۵۱۵

کسی کے ساتھ بھلائی کے سوا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

(أَمۡ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقۡفَالُهَا)

ترجمہ: ''یا بعض دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں''۔

## عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبۡدٍ خَيۡرًا فَتَحَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡعَمَلِ وَأَغۡلَقَ عَنۡهُ بَابَ الۡجَدَلِ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبۡدٍ شَرًّا أَغۡلَقَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡعَمَلِ وَفَتَحَ عَلَيۡهِ بَابَ الۡجَدَلِ۔ (۱)

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

## قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبۡدٍ خَيۡرًا أَفۡرَغَ عَلَيۡهِ السَّدَادَ وَكَنَّفَهُ بِالۡعِصۡمَةِ۔ (۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو

---

(۱) شعب الایمان للبیہقی، باب فی نشر العلم، ج ۲، ص ۲۹۵، رقم ۱۸۳۲

(۲) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، بقیۃ ترجمۃ سفیان الثوری، ج ۷، ص ۳۳

اسے قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے“۔

## اپنے ذکر کو محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے

حضرت میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا حَبَّبَ إِلَيْهِ ذِكْرَهُ۔ (۱)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ذکر کو اس کا محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے“۔

## صوفیائے کرام کے حوالے کر دیتا ہے

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْعَبْدِ خَيْرًا أَوْقَعَهُ عَلَى الصُّوفِيَّةِ وَمَنَعَهُ صُحْبَةَ الْقُرَّاءِ۔ (۲)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے صوفیائے کرام کے حوالے کر دیتا ہے اور اسے (ناعاقبت اندیش) قاریوں کی صحبت سے روک دیتا ہے“۔

## خاموشی عطا فرماتا ہے

امام ابن بطہ عکبری حنبلی (متوفی ۳۸۷ھ) فرماتے ہیں:

فَعَلَامَةُ مَنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا وَكَانَ مِمَّنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْ مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ عِنَايَةٌ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ بَابُ الدُّعَاءِ بِاللَّجَاءِ وَالْافْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّلَامَةِ وَالنَّجَا وَيَهَبُ لَهُ الصَّمْتُ إِلَّا بِمَا لِلّٰهِ فِيهِ رِضًى

---

(۱) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، رقم الترجمة ۲۲۰ ميمون بن سياه، ج ۳، ص ۱۰۷

(۲) الامام الجنيد سيد الطائفتين، باب في تفسير ألفاظ تدور بين الطائفة...الخ، ص ۲۴۴

وَلِدِينِهِ فِيهِ صَلَاحٌ وَأَنْ يَكُونَ حَافِظًا لِلِسَانِهِ عَارِفًا بِأَهْلِ زَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ قَدْ تَرَكَ الْخَوْضَ وَالْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَالْمَسْأَلَةَ وَالْإِخْبَارَ بِمَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ هَلَاكُهُ لَا يُحِبُّ إِلَّا لِلّٰهِ وَلَا يُبْغِضُ إِلَّا لِلّٰهِ۔ (١)

ترجمہ: "جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا اور جس کے کریم مولیٰ کی جانب سے عنایت کی پیشگی ہوئی، اس کی پہچان یہ ہے کہ اللہ اس شخص کے لیے اللہ کی طرف محتاج ہونے کے باعث نجات وسلامتی کے ساتھ دعا کے دروازے کھول دیتا ہے، اسے خاموشی عطا فرماتا ہے، مگر اس امر میں جس میں رضائے الٰہی اور اس کے دین کی بہتری ہو، وہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا، اپنے اہلِ زمانہ کی معرفت رکھنے والا اور اپنی حالت کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے، لایعنی امور میں غور وخوض اور بات چیت ترک کر دیتا ہے، جس چیز میں ہلاکت کا شائبہ ہو اس کے بارے میں سوال وجواب چھوڑ دیتا ہے، اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی رکھتا ہے"۔

## اہلِ بیت کی محبت عطا کرتا ہے

سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا أَلْزَمَهُ وَصِيَّةَ نَبِيِّهِ فِي آلِهِ. فَأَحَبَّهُمْ وَاعْتَنَى بِشَأْنِهِمْ، وَعَظَّمَهُمْ وَحَمَاهُمْ وَصَانَ حِمَاهُمْ. وَكَانَ لَهُمْ

---

(١) الابانة الكبرى لابن بطه، كتاب الايمان، باب إعلام النبى ﷺ لأمته أمر الفتن الجارية...الخ، ج ٢، ص ٥٩٦، تحت رقم ٧٦٣

مُرَاعِيًا. وَلِحُقُوقِ رَسُولِهِ فِيهِمْ مُرَاعِيًا. (1)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اہلِ بیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی تعمیل کی توفیق عطا فرماتا ہے چناں چہ وہ شخص ان سے محبت کرتا ہے، اُن کی تعظیم اور مدد کرتا ہے، اُن کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، اُن کے حقوق کی رعایت کرتا ہے اور اُن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے“۔

## اطاعت وقناعت عطا کرتا ھے

علامہ بہاء الدین الابشیہی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْحُكَمَاءُ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَلْهَمَهُ الطَّاعَةَ. وَأَلْزَمَهُ الْقَنَاعَةَ. وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ. وَعَضَدَهُ بِالْيَقِينِ. فَاكْتَفَى بِالْكَفَافِ. وَاكْتَسَى بِالْعَفَافِ. وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِهِ شَرًّا حَبَّبَ إِلَيْهِ الْمَالَ. وَبَسَطَ مِنْهُ الْآمَالَ. وَشَغَلَهُ بِدُنْيَاهُ وَوَكَلَهُ إِلَى هَوَاهُ. فَرَكِبَ الْفَسَادَ وَظَلَمَ الْعِبَادَ. (2)

ترجمہ: ”حکماء فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے طاعت و فرماں برداری الہام فرماتا ہے، قناعت سے مالامال کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے، یقین کی دولت سے نوازتا ہے، تھوڑے رزق پر قناعت دیتا ہے اور پاک دامنی عطا فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے

(1) البرهان المؤيد، ص۱۰۵، دار الكتب العلمية، بيروت/المعارف المحمدية في الوظائف الأحمدية، ص۲۱

(2) المستطرف في كل فن مستظرف، الباب الخامس في الآداب والحكم وماأشبه ذلك، ج۱، ص۸۶

ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مال کی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے، اس کی امیدوں کو اس کے لئے کشادہ کر دیتا ہے، اسے دنیا میں مشغول کر دیتا ہے، اسے نفسانی خواہشات کے سپرد کر دیتا ہے، پھر وہ فساد اور لوگوں پر ظلم کرنے میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

## نیک ساتھی عطا کر دیتا ہے

علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی (متوفی ۱۱۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ قُرَنَاءَ خَيْرٍ يُعِينُونَهُ عَلَى الطَّاعَةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ سُوْءًا قَيَّضَ لَهُ أَخْدَانَ سُوْءٍ يَحْمِلُوْنَهُ عَلَى الْمُخَالِفَاتِ وَيَدْعُوْنَهُ إِلَيْهَا۔ (۱)

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے ساتھ نیک ساتھی کر دیتا ہے، جو طاعت و عبادت پر اس کی معاونت کرتے ہیں اور اسے نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر بُرے ساتھی مسلط کر دیتا ہے جو اسے مخالفتِ حق پر اُبھارتے اور بُرائی کی دعوت دیتے ہیں"۔

## اہلِ سنت کی صحبت عطا کرتا ہے

شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۱۲ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عَبِيدِهِ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمُعَاشَرَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَهْلِ السِّتْرِ وَالصَّلَاحِ وَيَرُدُّهُ عَنْ صُحْبَةِ أَهْلِ الْهَوٰى وَالْبِدَعِ۔ (۲)

---

(۱) تفسیر روح البیان، سورۃ حم السجدۃ، ج ۸، ص ۲۵۱

(۲) آداب الصحبۃ للسلمی، ص ۴۱

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے سنت پر عمل کرنے والے، مستور الحال، نیک اور دین دار لوگوں کی صحبت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں، بدمذہبوں اور خلافِ شرع کام کرنے والوں کی صحبت سے دور کر دیتا ہے"۔

علامہ بدرالدین محمد غزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۸۴ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا وَفَّقَهُ لِمُعَاشَرَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالصَّلَاحِ وَالدِّيْنِ وَنَزَّهَهُ عَنْ صُحْبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الْمُخَالِفِينَ۔ (۱)

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اہلِ سنت و صاحبانِ دین و تقوی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اہلِ ہوا اور بدعتیوں کی صحبت سے دور فرما دیتا ہے"۔

## عبادت کے لیے فارغ کر دیتا ھے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَاتَ عِيَالَهُ وَخَلَّاهُ لِلْعِبَادَةِ۔ (۲)

ترجمہ: "اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے اہل و عیال کو موت دے کر اسے عبادت کے لیے فارغ کر دیتا ہے"۔

(یہاں رحمٰن کے ایسے بندے مراد ہیں جو استغراق کے اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں جہاں ماسوا کی گنجائش نہیں ہوتی)

---

(۱) آداب العشرة وذكر الصحبة والأخوة، ص ۱۶

(۲) الطبقات الكبرى للشعراني، رقم الترجمة ۳۳، ج ۱، ص ۵۷

## خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ آیت کریمہ:[وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يُوزَنُ مِنَ الْأَعْمَالِ خَوَاتِيمُهَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا خَتَمَ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ شَرًّا خَتَمَ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ۔ (۱)

ترجمہ:''اعمال کا وزن خاتمے کے اعتبار سے ہوگا، جب اللہ تعالی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے''۔

## صالحین کی خدمت میں لگا دیتا ہے

حضرت ابو عمرو بن نجید رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۶ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا رَزَقَهُ خِدْمَةَ الصَّالِحِينَ وَالْأَخْيَارِ وَوَفَّقَهُ لِقَبُولِ مَا يُشِيرُونَ بِهِ عَلَيْهِ، وَسَهَّلَ عَلَيْهِ سُبُلَ الْخَيْرِ وَحَجَبَهُ عَنْ رُؤْيَتِهَا۔ (۲)

ترجمہ:''اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے صالحین اور اخیار کی خدمت میں لگا دیتا ہے اور اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ جس کام کا اشارہ کریں، اسے قبول کرلے اور اس کے سامنے بھلائی کی راہ آسان کر دیتا ہے اور اسے ان کے دیکھنے سے روک دیتا ہے''۔

---

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، رقم الترجمۃ ۲۵۰۔ وھب بن منبہ، ج ۴، ص ۳۳

(۲) طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الخامسۃ، رقم الترجمۃ ۸۷، ص ۳۴۰، مناقب الأبرار ومحاسن الأخیار للموصلی، رقم الترجمۃ ۹۱، ج ۲، ص ۱۷۲

## چار یار کی محبت عطا کرتا ہے

امام محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ عَلَامَةِ مَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَصِحَّةِ إِيمَانِهِمْ مَحَبَّتُهُمْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. (١)

ترجمہ: "جن مومنین سے اللہ عزوجل نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے، ان کی پہچان اور ان کے ایمان کی صحت یہ ہے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت کرتے ہوں گے"۔

## نفس کے عیوب سے باخبر کردیتا ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ خَيْرًا بَصَّرَهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ. فَمَنْ كَانَتْ بَصِيرَتُهُ نَافِذَةً لَمْ تَخْفَ عَلَيْهِ عُيُوبُهُ. فَإِذَا عَرَفَ الْعُيُوبَ أَمْكَنَهُ الْعِلَاجُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ الْخَلْقِ جَاهِلُونَ بِعُيُوبِ أَنْفُسِهِمْ، يَرَى أَحَدُهُمُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيهِ. وَلَا يَرَى الْجِذْعَ فِي عَيْنِ نَفْسِهِ. (٢)

ترجمہ: "جان لیجیے کہ اللہ عزوجل جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے نفس کے عیوب سے باخبر کر دیتا ہے، جس کی قلبی بصارت تیز

---

(١) کتاب الشریعۃ للآجری، باب ذکر ثبوت أبی بکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم فی قلوب المؤمنین، الجزء الخامس عشر، ص ١٧٦٩

(٢) إحیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان الطریق الذی یعرف بہ الانسان عیوب نفسہ، ص ٩٤٦

ہو اس پر اپنے عیوب پوشیدہ نہیں رہتے اور جب عیوب کی پہچان ہوتی ہے تو علاج ممکن ہو جاتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے عیوب سے بے خبر ہیں، انھیں دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا"۔

## مؤدب بنا دیتا ہے

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یَتَأَدَّبْ وَیَتْرُكْ مَا كَانَ عَلَیْہِ. وَمَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ شَرًّا یَعِشْ عَلٰی مَا ھُوَ عَلَیْہِ فَیَھْلِكْ دُنْیَا وَآخِرَۃً۔ (١)

ترجمہ: "اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے وہ ادب سیکھتا ہے اور اپنی پہلی حالت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر زندگی بسر کرتا ہے، پس دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہو جاتا ہے"۔

## زبان پر درود جاری کر دیتا ہے

علامہ عبدالرحمن بن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

عِبَادَ اللّٰہِ! تَعَاھَدُوا الصَّلَاۃَ عَلٰی حَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ لِأَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی إِذَا أَرَادَ بِعَبْدِہٖ خَیْرًا یَسَّرَ لِسَانَہٗ لِلصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِہٖ شَرًّا حَبَسَ لِسَانَہٗ عَنِ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔ (٢)

ترجمہ: "اللہ کے بندو! ہمارے حبیب محمد ﷺ پر درود پڑھنے کو لازم

---

(١) الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الحادی عشر، ص۵۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(٢) بستان الواعظین وریاض السامعین، ص ۳۰۰، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت

کرلو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی زبان پر درود پاک کو جاری وساری کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی زبان کو حضور ﷺ پر درود پڑھنے سے روک دیتا ہے"۔

## گناہ دشوار کردیتا ہے

حضرت سلیمان بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ الْإِثْمَ عَلَيْهِ وَبِيلًا. فَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهُ۔(١)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے گناہ دشوار کر دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے گناہ آسان فرما دیتا ہے"۔

## لشکر ملائکہ سے امداد فرماتا ہے

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا أَمَدَّهُ بِعَسْكَرِ الْمَلَائِكَةِ لُطْفًا بِهِ، فَيَجِيْءُ مِنْهُ الْمَرَاضِي وَالْمَحَابُّ. وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ شَرًّا سَلَّطَ عَلَيْهِ عَسْكَرَ الشَّيَاطِينِ، فَيَجِيْءُ مِنْهُ الْمَسَاخِطُ وَالْمَعَاصِي قَهْرًا عَلَيْهِ وَعَدْلًا۔(٢)

(١) كتاب الزهد لابن المبارك، باب ماجاء في تخويف عواقب الذنوب، ص٢٢، رقم ٧٠، دار الكتب العلمية، بيروت/تاريخ دمشق، ج٢٢، ص٢١١، دار الفكر، بيروت

(٢) الجوهرة الفاخرة في بيان أصل الطريق إلى معرفة مالك الدنيا والآخرة للمناوي، ص٢٦، دار الكتب العلمية، بيروت

ترجمہ: "جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر لطف و مہربانی کرتے ہوئے لشکر ملائکہ سے اس کی امداد فرماتا ہے، چناں چہ وہ بندہ محبوب و پسندیدہ امور انجام دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر قہر فرماتے ہوئے شیاطین کا لشکر مسلط کر دیتا ہے، چناں چہ وہ شخص ناراضی اور گناہ کے کام کرتا ہے"۔

## خاتمہ

ان احادیث، آثار اور اقوال سے یہ بات واضح ہے کہ نیک اعمال کی توفیق ملنا سعادت مند ہونے کی دلیل ہے کیوں کہ اس کا تعلق براہ راست ارادۂ الٰہی سے ہے، اس لیے ایک مسلمان کو ہمیشہ بارگاہِ الٰہی سے توفیق خیر کی دعا مانگنی چاہیے۔

امید ہے کہ مذکورہ باتوں کو پڑھنے کے بعد قارئین کے دل میں امورِ خیر کا جذبہ ضرور پیدا ہوگا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کریم بھلائی کا مژدہ پانے والوں میں ہمارا نام بھی شامل فرمائے اور اعمالِ خیر کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین

# مصادرومراجع

(١) الجامع الصغير فی أحاديث البشير النذير، حافظ جلال الدين ابو بكر السيوطی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٥ھ.٢٠٠٤ء

(٢)إحياء علوم الدين، ابوحامد محمد بن محمد الغزالی، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الاولی ١٤٢٦ھ.٢٠٠٥ء

(٣)آداب الصحبة، محمد بن الحسين بن محمد بن موسی بن خالد بن سالم ابوعبدالرحمن السلمی النيسابوری، دار الصحابة، طنطا، الطبعة الاولی ١٤١٠ھ.١٩٩٠ء

(٤)آداب العشرة وذكر الصحبة والأخوة، ابوالبركات بدرالدين محمد الغزی، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الاولی ١٤١١ھ.١٩٩٠ء

(٥)إرشاد الساری لشرح صحيح البخاری، شهاب الدين ابوالعباس احمد بن محمد الشافعی القسطلانی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولی١٤١٦ھ.١٩٩٦ء

(٦)أطراف الغرائب والأفراد من حديث رسول الله، حافظ ابوالفضل محمد بن طاهر بن علی المقدسی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولی ١٤١٩ھ.١٩٩٨ء

(٧)اعتلال القلوب، محمد بن جعفر بن محمد بن سهيل بن شاكر السامری الخرائطی، مكتبة نزار مصطفی الباز، مكة المكرمة، الطبعة الاولی ١٤٢٠ھ.٢٠٠٠ء

(٨)الابانة عن شريعة الفرق الناجية ومجانبة الفرق المذمومة المعروف بالابانة الكبری، ابوعبدالله عبيدالله بن محمد بن بطة العكبری الحنبلی، دار الراية، الرياض، الطبعة الاولی ١٤٠٩ھ.١٩٨٨ء

(٩)الاحسان فی تقريب صحيح ابن حبان، علاء الدين علی بن بلبان الفارسی، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الاولی ١٤٠٨ھ.١٩٨٨ء

(١٠)الامام الجنيد سيد الطائفتين، شيخ احمد فريد المزيدی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولی ١٤٢٧ھ.٢٠٠٦ء

(١١)البرهان المؤيد، سيد احمد كبير الرفاعی، دار الكتب العلمية، بيروت

(۱۲)الترغیب والترھیب، حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبهانی المعروف بقوام السنة، مکتب رایة التوحید، المملکة العربیة السعودیة، الطبعة الاولی۱٤۳۹ھ.۲۰۱۸ء

(۱۳)التیسیر بشرح الجامع الصغیر، محمد عبدالرؤوف المناوی، دار الطباعة الخدیو یة، مصر،

(۱٤)الجامع لشعب الایمان، حافظ ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی، مکتبة الرشد، الریاض، الطبعة الاولی ۱٤۲۳ھ.۲۰۰۳ء

(۱۵)الجلیس الصالح الکاف والأنیس الناصح الشافی، ابوالفرج المعافی بن زکریا بن یحیی المعروف بابن طرار الجریری النهروانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی ۱٤۲٦ھ.۲۰۰۵ء

(۱٦)الجوهرة الفاخرة فی بیان أصل الطریق إلی معرفة مالك الدنیا والآخرة، شیخ محمد عبدالرؤوف المناوی، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۱۷)حاشیة الحفنی علی الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر،شیخ الازهر ابوالمکارم نجم الدین محمد بن سالم بن احمد الحفنی الحسینی الشافعی،دار النوادر،دمشق،سوریة،الطبعة الاولی ۱٤۳٤ھ.۲۰۱۳ء

(۱۸)الرضا عن الله بقضائه، حافظ ابو بکر عبدالله بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، الدار السلفیة، بومبائی، الطبعة الاولی ۱٤۱۰ھ.۱۹۹۰ء

(۱۹)الطبقات الکبری، عبدالوهاب الشعرانی، مکتبة الثقافة الدینیة، القاهرة، الطبعة الاولی ۱٤۲٦ھ.۲۰۰۵ء

(۲۰)الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس المسمی"زهر الفردوس"، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، جمعیة دار البر، دبئی، الطبعة الاولی ۱٤۳۹ھ.۲۰۱۸ء

(۲۱)الفتح الربانی والفیض الرحمانی، شیخ عبدالقادر الجیلانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، ط ۲۰۱۰ء

(۲۲)الکامل فی ضعفاء الرجال، حافظ ابواحمد عبدالله بن عدی الجرجانی، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۲۳)المستدرك علی الصحیحین، حافظ ابوعبدالله محمد بن عبدالله الحاکم

النیسابوری، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی ١٤١١ھ.١٩٩٠ء

(٢٤)المستطرف فی کل فن مستظرف، بهاء الدین ابوالفتح محمد بن احمد بن منصور الأبشیهی، دار صادر، بیروت، الطبعة الاولی ١٩٩٩ء

(٢٥)المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دار العاصمة، الریاض، الطبعة الاولی ١٤١٩ھ.١٩٩٨ء

(٢٦)المعارف المحمدیة فی الوظائف الأحمدیة، شیخ عزالدین احمد الصیاد الحسینی الرفاعی، کتاب ناشرون، بیروت

(٢٧)المعجم الأوسط، ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، دار الحرمین، القاهرة، ١٤١٥ھ.١٩٩٥ء

(٢٨)المعجم الکبیر، ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة

(٢٩)المقاصد الحسنة، حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی، دار المیمنة، دمشق، الطبعة الاولی ١٤٣٩ھ.٢٠١٧ء

(٣٠)بستان الواعظین وریاض السامعین، ابوالفرج عبدالرحمن بن الجوزی، مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت، الطبعة الثانیة

(٣١)تاریخ أصبهان، حافظ ابونعیم احمد بن عبدالله الاصفهانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی ١٤١٠ھ.١٩٩٠ء

(٣٢)تاریخ مدینة دمشق، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن ابن هبة الله بن عبدالله الشافعی المعروف بابن عساکر، دار الفکر، بیروت، ١٤١٥ھ.١٩٩٥ء

(٣٣)تفسیر روح البیان، شیخ اسماعیل الحقی البروسوی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

(٣٤)تفسیر طبری، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، دار الحدیث، القاهرة، ط ١٤٣١ھ.٢٠١٠ء

(٣٥)تلخیص الذهبی علی المستدرک، حافظ شمس الدین الذهبی، دار المعرفة، بیروت

(٣٦)حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، حافظ ابونعیم احمد بن عبدالله الاصفهانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولی ١٤٠٩ھ.١٩٨٨ء

(۳۷)ذکر الموت، حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، مکتبۃ الفرقان، عجمان، الطبعۃ الاولی ۱٤۲۳ھ.۲۰۰۲ء

(۳۸)ذم الدنیا، حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱٤۱۳ھ.۱۹۹۳ء

(۳۹)شرح مشکل الآثار، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی، دار الرسالۃ العالمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ ۱٤۲۷ھ.۲۰۰٦ء

(٤۰)شعب الایمان، حافظ ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱٤۲۱ھ.۲۰۰۰ء

(٤۱)صحیح البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، الطبعۃ الاولی۱٤۲۳ھ.۲۰۰۲ء

(٤۲)طبقات الصوفیۃ، ابوعبدالرحمن محمد بن الحسین السلمی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱٤۱۹ھ.۱۹۹۸ء

(٤۳)فیض القدیرشرح الجامع الصغیر، محمد عبدالرؤوف المناوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط ۱٤۲۲ھ.۲۰۰۱ء

(٤٤)کتاب الترغیب والترهیب، حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبهانی المعروف بقوام السنۃ، دار الحدیث، القاهرۃ، الطبعۃ الاولی ۱٤۱٤ھ.۱۹۹۳ء

(٤۵)کتاب التمهید، حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ ابن محمد عبدالبر النمری الاندلسی، الفاروق الحدیثۃ، القاهرۃ، الطبعۃ الرابعۃ ۱٤۲۹ھ.۲۰۰۸ء

(٤٦)کتاب الزهد لأبی داود روایۃ ابن الأعرابی عنه، حافظ ابوداودسلیمان بن الأشعث السجستانی، دار المشکاۃ، حلوان، الطبعۃ الاولی ۱٤۱٤ھ.۱۹۹۳ء

(٤۷)کتاب الزهد، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، دار الغد الجدید، المنصورۃ، مصر، الطبعۃ الاولی۱٤۲٦ھ.۲۰۰۵ء

(٤۸)کتاب الزهد، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱٤۲۰ھ.۱۹۹۹ء

(٤۹)کتاب الزهد، امام هناد بن السری الکوفی، دار الخلفاءللکتاب الاسلامی، الکویت، الطبعۃ الاولی ۱٤۰٦ھ.۱۹۸۵ء

(٥٠)كتاب الزهد، شيخ الاسلام عبدالله بن المبارك المروزى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية١٤٢٥هـ.٢٠٠٤ء

(٥١)كتاب الشريعة، ابوبكر محمد بن الحسين الآجرى، دار الوطن، الرياض، الطبعة الاولى١٤١٨هـ.١٩٩٧ء

(٥٢)كتاب الفقيه والمتفقه، ابوبكر احمد بن على بن ثابت الخطيب البغدادى، دار ابن الجوزى، المملكة العربية السعودية، الطبعة الاولى ١٤١٧هـ.١٩٩٦ء

(٥٣)كتاب الفوائد، حافظ ابوالقاسم تمام بن محمد الرازى، مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة الاولى ١٤١٢هـ.١٩٩٢ء

(٥٤)مجمع الزوائد، حافظ نور الدين على بن ابى بكر بن سليمان الهيثمى المصرى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى١٤٢٢هـ.٢٠٠١ء

(٥٥)مرآۃ المناجيح شرح مشكاة المصابيح، حكيم الامت مفتى احمد يار خان نعيمى بدايونى، نعيمى كتب خانه، گجرات

(٥٦)مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، شيخ على بن سلطان محمد القارى الحنفى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى ١٤٢٢هـ.٢٠٠١ء

(٥٧)مسند أبى يعلى الموصلى، حافظ احمد بن على بن المثنى التميمى، دار المأمون، دمشق، الطبعة الثانية ١٤١٠هـ.١٩٨٩ء

(٥٨)مسند أحمد، امام احمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الاولى١٤١٦هـ.١٩٩٥ء

(٥٩)مسند إسحاق بن راهويه، امام اسحاق بن ابراهيم بن مخلد الحنظلى المروزى، مكتبة الايمان، المدينة المنورة، الطبعة الاولى١٤١٢هـ.١٩٩١ء

(٦٠)مسند البزار، حافظ ابوبكر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، الطبعة الاولى ١٤٠٩هـ.١٩٨٨ء

(٦١)معرفة الصحابة، حافظ ابونعيم احمد بن عبدالله الاصفهانى، دار الوطن، الرياض

(٦٢)مكارم الأخلاق، ابوالقاسم سليمان بن احمد الطبرانى، دار البشائر الاسلامية، بيروت، الطبعة الاولى١٤٣٤هـ.٢٠١٣ء

(٦٣)مکارم الأخلاق، حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ١٤٠٩ھ.١٩٨٩ء

(٦٤)مناقب الأبرار ومحاسن الأخیار، حسین بن نصر بن خمیس ا لموصلی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

# جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

## مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

## درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## تخصّص فی الفقہ الإسلامی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## دار الإفتاء

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دار الافتا بھی قائم ہے۔

## مفت سلسلۂ اشاعت

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

## کُتب لائبریری

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

## روحانی پروگرام

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

## النور اکیڈمی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حُسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

## درسِ شفاء شریف

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔